70298 ـ نمازیں جمع کرتے وقت دو اذانوں اور دو اقامتوں کا حکم کیا ہے ؟

سوال

دو نمازیں جمع کرتے وقت دو اذانوں اور دو اقامتوں کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

نمازیں جمع کرتے وقت اذان میں علماء کرام کا اختلاف ہے، ان اقوال میں صحیح یہ ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے ایك اذان اور ہر نماز کے لیے علیحدہ علیحدہ اقامت کہی جائیگی.

احناف اور حنابلہ کا قول یہی ہے، اور شافعیہ کے ہاں یہی معتبر ہے، اور بعض مالکی بھی اسی کے قائل ہیں.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (2 / 370).

اس کی دلیل حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز جمع تقدیم کر کے ادا کی تو ایك اذان اور دواقامتیں ہوئیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع تاخیر کر کے ادا کی تو بھی ایك اذان اور دو اقامتیں کہي گئیں.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" پھر اذان کہی گئی اور اقامت ہوئی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز ادا کی اور ان دونوں نمازوں کے مابین کوئی اور نماز ادا نہیں کی ...

حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لے آئے تو وہاں پہنچ کر ایك اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب اور عشاء ادا کی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض فقهاء كا کہنا ہے کہ: بارش میں مغرب اور عشاء کی نمازیں دو اذانوں کے ساتھ جمع کی جائینگی، اس کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر کوئی ایسا سبب پایا جائے جس کی بنا پر نمازیں جمع کرنا جائز ہو مثلا سفر اور بیماری اور حضر میں بارش تو مغرب اور عشاء کی نماز ایك اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کی جاسکتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی بنا پر صحیح اور صریح احادیث اسی پر دلالت کرتی ہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 142).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر انسان نمازیں جمع کرے تو پہلی نماز کے لیے اذان کہے اور ہر فرض نماز کے لیے علیحدہ اقامت کہے، یہ اس وقت ہے جب شہر میں نہ ہو، لیکن اگر وہ شہر میں ہو تو پھر شہر کی اذان ہی کافی ہو گی؛ تو اس وقت ہر فرضی نماز کے لیے اقامت کہے.

اس کی دلیل یہ صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میدان عرفات میں اذان کہی گئی اور پھر اقامت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت کہی گئی تو عصر کی نماز پڑھائی، اور اسی طرح مزدلفہ میں بھی اذان اور اقامت ہوئی تو مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر اقامت ہوئی تو عشاء کی نماز پڑھائی " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 78 - 79).

اور رہا اذان اور اقامت کے حکم کا مسئلہ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ: یہ دونوں فرض کفایہ ہیں، چنانچہ جماعت کے لیے کافی ہے کہ ان میں سے ایك شخص اذان اور اقامت کہے، اور جماعت میں سے ہر ایك شخص سے اذان اور اقامت کہنی مطلوب نہیں، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی کلام ذکر کی جا چکی ہے کہ اگر شہر کی مساجد میں مؤذن اذان دے چکے ہوں تو یہی کافی ہی اور وہ ہر نماز کے لیے اقامت کہیں گے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ان دونوں - یعنی اذان اور اقامت - کی فرضیت کی دلیل کئی ایك احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم، اور حضر اور سفر میں اس کا التزام ہے؛ اور اس لیے بھی کہ غالبا نماز کے وقت کا علم ان دونوں کے ساتھ ہی ہوتا

ہے، اور مصلحت بھی انہی کے ساتھ متعین ہوتی ہے؛ کیونکہ یہ اسلام کے ظاہری شعائر میں سے ہیں...

اور یہ دونوں مسافر اور مقیم حضرات پر واجب ہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالك بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

" جب نماز کا وقت ہو تو تم میں کوئی ایك اذان کہے "

متفق علیہ.

یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر آئے تھے اور اپنے علاقے اور اہل وعیال کے پاس سفر کے کے جانے والے تھے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ان کے لیے ان میں سے کوئی ایك شخص اذان کہے؛ اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو سفر اور نہ ہی حضر میں اذان چھوڑی، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں اذان ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا کرتے تھے.

چنانچہ صحیح یہ ہے کہ:

مقیم اور مسافر حضرات پر اذان واجب ہے.... لہذا نماز پنجگانہ کے لیے ہر ایك نماز کے وقت اذان کہی جائیگی، لیکن اگر نمازیں جمع کرنی ہوں تو پھر دو نمازوں کے لیے ایك اذان کافی ہے، لیکن اقامت ہر نماز کے لیے علیحدہ ہو گی.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 42 - 46) اختصار اور کچھ کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا گیا ہے.

واللہ اعلم .